امانت رکھوایا ہوا سونا بیچ دیا تو تاوان میں سونا دینا ہے یا قیمت؟

ریفرنس نمبر:HAB-0589 تاریخ:16-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے میرے پاس امانت کے طور پر سونا رکھوایا تھا، جسے میں نے ضرورت پڑنے پر بلا اجازت بیچ دیا، اب اس شخص کی طرف سے واپسی کا مطالبہ ہے، تو میں اُسے اس جیسا سونا ہی واپس کروں یا وہ مجھ سے قیمت کا مطالبہ بھی کر سکتا ہے؟ اور اگر قیمت کا مطالبہ کرے، تو کس دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا، جس دن سونا فروخت کیا تھا اس دن کی یا پھر ادائیگی کے وقت کی؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں بلا اجازت امانت والا سونا بیچنے کے سبب آپ گنہگار ہوئے، جس سے توبہ آپ پر بہر حال لازم ہے۔ رہا یہ کہ اصولی طور پر سونے کے بدلے اس جیسا سونا دینا ہی لازم ہے یا پھر آپ سے قیمت بھی لی جاسکتی ہے، **تو اس کی دو صورتیں ہیں:**

(1) مذکورہ سونا اگر مثلی تھا:

سونا مثلی (مثلی سے مراد جس سے ملتی جلتی چیز بازار میں دستیاب ہوتی ہے، اور ان کی قیمتوں میں باہم بہت زیادہ فرق نہیں ہوتا) بھی ہوتا ہے اور قیمی (قیمی سے مراد جس سے ملتی جلتی

چیز بازار میں موجود نہ ہو، یا موجود ہو، تو ان کی قیمتوں میں باہم بہت زیادہ فرق ہو) بھی۔ جو سونا صنعت وبناوٹ سے خالی ہو، بسکٹ، ڈلی یا خام حالت میں موجود ہو، ایسا سونا مثلی ہوا کرتا ہے۔ ایسے سونے کے بدلے اس جیسا سونا دینا ہی لازم ہو گا، اس صورت میں مالک آپ سے آپ کی مرضی کے بغیر قیمت وصول نہیں کر سکتا، ہاں اگر آپ دونوں باہمی رضامندی سے قیمت کے ذریعے ادائیگی پر متفق ہو جائیں، تو اب جتنی بھی قیمت پر اتفاق ہو، اس کی ادائیگی بھی شرعا جائز ہو جائے گی۔

(2) اگر سونا قیمی تھا:

سونا صنعت یا دست کاری کی وجہ سے زیور وغیرہ کی صورت میں ڈھل جائے، تو عموماً وہ قیمی ہو جاتا ہے، ایسے سونے کے تاوان میں اصولی طور پر قیمت کا مطالبہ ہی کیا جا سکتا ہے، اور قیمت غصب والے دن کی معتبر ہو گی جو کہ پوچھی گئی صورت میں سونا بیچنے والے دن کی بنتی ہے، لہٰذا اسی کا اعتبار کیا جائے گا، البتہ اگر آپ دونوں باہمی رضامندی سے قیمت میں کمی یا زیادتی پر مصالحت کر لیں، تو جتنی قیمت پر اتفاق ہو، اس کی ادائیگی بھی کافی ہو گی۔

مالِ امانت کو بلا اجازت فروخت کرنا غصب کے حکم میں ہے، جس کی وجہ سے تاوان لازم ہو گا۔ مبسوط سرخسی میں ہے: ”وإن باع الغاصب الولد وسلمه أو أتلفه فهو ضامن لقيمته لوجود التعدي منه كما لو باع المودع الوديعة“ اگر غاصب نے بچے کو بیچ کر سپرد کر دیا یا تلف کر دیا، تو تعدی کی وجہ سے قیمت کا ضامن ہو گا، جیسا کہ مودع (یعنی جس شخص کے پاس امانت رکھوائی جائے) کے مال ودیعت بیچ دینے کی صورت میں ہوتا ہے۔

(مسبوط سرخسی، ج 11، ص 55، مطبعة السعادة، مصر)

اور گناہ الگ ہے۔ مال امانت خرچ کر دیا، تو اس کے حکم کے حوالے سے فتاوی رضویہ میں

ہے:”بیشک تاوان دے گا اور ہرگز رضائے پسر نہ تھی، تو گناہ علاوہ۔“

(فتاوی رضویہ، ج19، ص643، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

مثلی اور قیمی اشیاء کی تعریف کے حوالے سے مجلس افتاء کی طرف سے جاری کردہ ”مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام“ نامی کتاب میں ہے: ”مثلی سے مراد وہ اشیاء ہیں کہ جن کی مثل بازار سے مل سکے اور ان کی قیمت میں معتد بہا فرق نہ ہو (یعنی بہت زیادہ فرق نہ ہو بلکہ اگر فرق ہے تو معمولی سا)۔۔۔ قیمی اشیاء سے مراد وہ اشیاء ہیں جو مثلی کے برخلاف ہوں یعنی ان کی مثل بازار میں موجود نہ ہو یا اس چیز کے مختلف افراد کے درمیان معتد بہا فرق ہو یعنی معمولی نہیں، بلکہ بہت زیادہ فرق ہو)۔“

(مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام، ص19،18، مجلس افتاء)

سونا چاندی مثلی ہیں، لیکن زیور کی صورت میں ڈھل جائیں، تو قیمی ہو جاتے ہیں، اس حوالے سے درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:” ان المصنوعات المثلیۃ نوعان۔۔۔النوع الثانی: المصنوعات التی تختلف باختلاف الصنعۃ کاباریق النحاس والقدور والاسورۃ ومع ان الفضۃ ھی من المثلیات فکون الاسورۃ المعمولۃ منھا قیمیۃ ھو بسبب الصنعۃ، لان الصانع یصنع الاسورۃ بصور مختلفۃ ولذلک فالاسورۃ المصنوعۃ من عشرین درھما فضۃ او ذھبا لیست مثلا للاسورۃ الاخری المعمولۃ عن عشرین درھما فضۃ او ذھبا“ تیار کردہ مثلی اشیاء دو طرح کی ہوتی ہیں۔۔۔ دوسری قسم: تیار کردہ وہ اشیاء جو صنعت کے مختلف ہونے کے سبب مختلف ہوتی ہیں، جیسے تانبے کے جگ اور ہنڈیا اور کنگن۔ اور چاندی کے مثلی ہونے کے باوجود چاندی کے بنائے ہوئے کنگنوں کا قیمی ہونا صنعت کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے، کیونکہ کنگن بنانے والا مختلف طرح کے کنگن بناتا ہے، اسی وجہ سے بیس درہم چاندی یا سونے سے بنائے ہوئے کنگن دوسرے بیس درہم چاندی یا سونے کے بنائے ہوئے کنگنوں کی مثل نہیں ہوتے۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، ج3، ص106، دار الجیل)

شرح المجلۃ کے ہی ایک دوسرے مقام میں یوں مذکور ہے: ”لا نہ بعلاوۃ صنعۃ یخرج عن ان یکون مثلیا ویصبح قیمیا، کخروج الذھب والفضۃ عن المثلیات بحصول الصنعۃ فیھما“ کیونکہ وہ کاریگری کی وجہ سے مثلی ہونے سے نکل کر قیمی ہو جائے گی، جیسا کہ سونا اور چاندی صنعت کی وجہ سے مثلی ہونے سے نکل جاتے ہیں۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، ج03، ص107، دار الجیل)

مثلی اور قیمی اشیاء کے تاوان میں اصولی طور پر کس چیز کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے، اس حوالے سے ”مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام“ نامی کتاب میں ہے: ”کسی کی چیز غصب کی (یعنی چھین لی) یا چوری کر لی اور اگر کسی وجہ سے اس چیز کو واپس کرنا، ممکن نہ رہے، مثلاً: وہ چیز ضائع ہو گئی یا کھانے والی تھی اسے کھالیا یا اس جیسی کوئی اور صورت پائی گئی، تو اب اس کا بدل ادا کیا جائے گا۔ یعنی اگر وہ چیز مثلی ہے، تو اس طرح کی چیز لا کر مالک کو ادا کر دی جائے اور اگر وہ مثلی نہیں بلکہ قیمی ہے، تو اس چیز کی جو قیمت بنتی ہے، وہ مالک کو ادا کی جائے۔ لہذا مالک، مثلی چیز کے تاوان میں قیمت اور قیمی چیز کے تاوان میں اس کی مثل کا تقاضا نہیں کر سکتا۔“

(ملتقطا من مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام، ص74، مجلس افتاء)

قیمی چیز کے تاوان میں غصب والے دن کی قیمت کا اعتبار کیا جاتا ہے اور ہماری صورت میں وہ بیع والا دن ہی ہے، لہذا اسی دن کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا، اس حوالے سے بدائع الصنائع میں ہے: ”تعتبر قیمۃ المغصوب یوم الغصب“ مغصوبہ چیز کی قیمت کا اعتبار غصب والے دن کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع، ج07، ص151، مطبعۃ الجمالیۃ بمصر)

”مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام“ نامی کتاب میں ہے ”اگر قیمی چیز غصب کی (چھینی) اور ضائع کر دی، تو جس دن چیز غصب کی تھی اس دن کی قیمت بطور تاوان مالک کو دینی ہو

گی۔" (مثلی اور قیمی اشیاء کی پہچان اور شرعی احکام، ص74، مجلس افتاء)

مصالحت کی صورتیں ذکر کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ **لکھتے ہیں:** "مال مغصوب ہلاک ہو گیا مالک نے غاصب سے مصالحت کی، اس کی چند صورتیں ہیں: اگر مغصوب مثلی ہے اور جس چیز پر مصالحت ہوئی وہ اُسی جنس کی ہے، تو زیادہ پر صلح جائز نہیں اور اگر دوسری جنس کی چیز پر صلح ہوئی، تو جائز ہے اور اگر وہ چیز قیمی ہے اور جتنی قیمت اُس کی ہے، اُس سے زیادہ پر صلح ہوئی، یہ بھی جائز ہے، یعنی کم و برابر پر تو جائز ہی ہے، زیادہ پر بھی جائز ہے اور اگر کسی متاع پر صلح ہو، یہ بھی جائز ہے، مثلاً: ایک غلام غصب کیا، جس کی قیمت ایک ہزار تھی اور ہلاک ہو گیا، دو ہزار روپے پر مصالحت کی یا کپڑے کے تھان پر صلح ہوئی، جائز ہے اور اگر غاصب نے خود ہلاک کیا ہے، جب بھی یہی حکم ہے۔"

(بہار شریعت، ج02، ص1140، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 ذو الحجہ 1446ھ/16 جون 2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے